٧٨٦

هو القادر المعز

فی قصصهم عبرة لاولی الالباب

سلسلہ دار التصنیف صوفیہ نمبر ۲

سوانح

زندہ شاہ مدار قریشی

۱۳۵۲ ھ

(مؤلفہ)

فقیر ابو محمد عبد القادر عارف قادری انصاری صوفی فیا منیجر رسالہ صوفی اعظم ماہوار

(بہ تصحیح)

عالیجناب مولوی قاری ابو التسلیم شاہ سید رضا علی صاحب صوفی اکبر معتمد رسالہ صوفی اعظم ماہوار

(باہتمام)

[illegible] مجلس صفۂ صوفیہ واقع تصوف منزل روبروئے ہائیکورٹ حیدرآباد دکن

تعداد طبع ۲۰۰۰

مطبوعہ

برقی اعظم جاہی

اِنتساب

ہادی اسلام حضرت شیخ بدیع الدین زندہ شاہ مدار قدس سرہ العزیز
کے باطنی فیوض و برکات کے جواہر پاروں کو میرے پیر و مرشد
جامع شریعت و طریقت قامع شرک و بدعت ہادی قوم مولینا
الحاج خطیب مفتی سید شاہ احمد علی صوفی صاحب قبلہ صفی ابوالخیر
مظہر اللہ درویش حسنی حسینی قادری چشتی نقشبندی سہروردی
واعظ سرکار عالی و فرزند اکبر و سجادہ نشین حضرت سید السادات صوفی اعظم
قطب دکن مدظلہم العالی علینا کے اسم سامی کیساتھ میں اس تذکرہ کو معنون
کرتا ہوں ۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقیر

ابو محمد عبدالقادر عارف انصاری الصوفیا

حیدرآباد دکن ۵ جمادی الاولی ۱۳۵۲ھ روز یکشنبہ

هو المعز

تعارف

اس کتاب کے تعارف کی ضرورت نہیں خود سامنے موجود ہے البتہ لکھنے والے کا تعارف ہونا ضروری ہے۔ دلی معتقد ارادت مآثر میاں مولوی ابو محمد عبد القادر صاحب عارف قادری انصاری صوفیا دی بلغۃ الامانی اس کوچہ میں بالکل نو وارد ہیں۔ قادر مطلق کی قدرت نے انکو کشاں کشاں حلقہ ارادت میں میرے پاس لایا۔ دیکھا تو ذوق عبادت۔ شوق ریاضت اولیاء کی محبت پیر فقیر کی خدمت و عظمت میں سرشار پایا۔

اس کتاب کو پڑھکر ناظرین خود اس کا بخوبی اندازہ کر لیں گے کہ عارف صاحب نے جس تلاش و تحقیق سے اون امور پر روشنی ڈالی ہے جو جمہور کے متفقہ اقوال کے نظر کرتے غیر موثوق نہیں کہلا سکتے۔

عارف صاحب کی سعی نہ صرف مشکور ہو گی بلکہ انہوں نے ایک ایسی کمی کو پورا کر دیا ہے جو آج پانچسو برس سے شاید کسی نے نہ کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ عارف صاحب کی علم و ہمت میں اور ترقی سرفراز فرما کر اونکو مقصود و رفرمائے میں اُمید کرتا ہوں کہ تمام ممبران صف صوفیہ اور عام مسلمان اسکو خرید کر مطالعہ کرینگے اور دیگر ابنائے جنس کو دکھائینگے فقط

نقیر
خطیب مُفتی السید احمد علی صوفی درویش
سجادہ نشین و واعظ سرکار عالی

تصوف منزل
۱۱/۵/۱۳۵۲ھ

عرض حال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔ اما بعد فقیر حقیر ابو محمد عبد القادر عاشق انصاری صوفیانی خلف اکبر حضرت مولوی محمد عبد الرحیم صاحب انصاری صوفیانی علیہ الرحمۃ متوطن قصبہ ہنمکنڈہ ضلع ورنگل ریاست حیدرآباد دکن حال مقیم بلدہ حیدرآباد ۔ مدعا طراز ہے کہ جیسے حدیث شریف ذکر الصالحین کفارۃ یعنے صالحوں کا ذکر کرنا کفارہ ہے ۔ اس ہیچمدان کی نظر سے گذری دل میں یہی تمنا ہوی کہ اولین فرصت میں مشاہیر صوفیائے عظام و اولیاء اسلام جیسے حضرت زندہ شاہ مدارؒ ۔ حضرت حسین شاہ ولیؒ ۔ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ وغیرہ کے تذکرہ پر قلم اٹھایا جائے لیکن اس بسیط موضوع پر کچھ لکھنے کے لئے کامل توجہ اور طویل وقت کی ضرورت تھی اس لئے آج تک اس خیال کی ترجمانی نہو سکی البتہ یہ نقش کسی حالت میں بھی دل سے محو نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ اس باب میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہی ہوتا رہا اور بعض اوقات جستہ جستہ انتخابات بھی معرض تحریر میں آتے رہے لیکن آج برادران طریقت خصوصاً جناب مولوی غلام محمد صاحب صوفیانی مہتمم مکتبۂ صوفیہ اور جناب مولوی محمد اخلاص خاں صاحب فیانی صبح ~~ناظم~~ ناظم رسالہ صوفی اعظم کے پیہم اور مخلصانہ تحریک و اصرار نے اس مبسوط تذکار کی بالاقساط ترتیب پر مجبور و آمادہ کردیا ۔

چونکہ حیدر آباد دکن اور اوسکے اضلاع و دیہات میں ماہ جمادی الاولی کو مدار کہتے ہیں اور اس مہینہ میں لوگ حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی نیاز بھی بکثرت کرتے ہیں مگر اکثر و بیشتر کو یہ خبر نہیں کہ آپ کس قرن کے بزرگ اور کس متقدس و باعظمت خاندان سے ہیں اور آپ کا مزار کہاں ہے اور آپ کے حالات کیا ہیں بناءً علیہ احقر نے سوانح حضرت صوفیائے عظام کے سلسلہ کی پہلی قسط حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی حیات طیبہ میں بعہد میمنت مہد اعلیٰ حضرت قدر قدرت ظل سبحانی سلطان العلوم نواب ابن نواب میر عثمان علی خان نظام الملک آصف جاہ سابع شہریار دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن مدظلہم العالی علینا وعلی جمیع اہل الدین وخلد اللہ تعالیٰ ملکہ وسلطنتہ الی مرور الزمن۔

حسب نحوائے ارشاد حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ؎

شنیدم کہ در روز امید و بیم ؎ بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

اپنی نجات دارین و شفاعت عقبیٰ کی امید پر اہل ملک کے روبرو پیش کر کے اوسکا تاریخی نام "سوانح زندہ شاہ مدار قریشیؒ" رکھا

۱۳ ھ ۵۲

اب ناظرین پرتمکین سے التماس ہے کہ

اسکے ملاحظہ سے مستفیض ہوں اور راقم کے حق میں دعاء خیر فرمائیں۔ اگر کہیں سہو یا خطا پائیں تو قلم اصلاح سے درست فرمائیں اور احقر کو اس سے اطلاع دیں تاکہ طبع ثانی میں درستی کر دی جائے ؎

چو حرفے پسند آیدت از ہزار ؎ بہ مردے کہ دست از تعنت بدار

تو نیز از بدی بینی اندر سخن ؛ بخلق جہاں آفریں کار کن
الا اے خردمند فرخندہ خو ؛ ہنرمند نشنیدہ ام عیب جو
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم فقط

فقیر حقیر
ابو محمد عبد القادر عارفؔ
انصاری صوفیانی

قطعہ تاریخ تالیف کتاب ہذا عنایت فرمودۂ عالیجناب مولوی قاری ابو التسلیم سیّد شاہ رضا علی صاحب صوفی اکبر معتمد رسالہ صوفی اعظم دکن ماہوار

کرد چوں تالیف عارفؔ سیرت قطب مدار ؛ یعنے زندہ شہ بدیع الدین شیخ کائنات
صوفی اکبر و سالش فصلی و ہجری بگو ؛ نسخۂ باب برکت = سیرت عالی صفات
۱۳۴۲ ف ۱۳۵۲ ھ

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا عطا فرمودۂ عالیجناب مولوی قاری ابو التسلیم سیّد شاہ رضا علی صاحب صوفی اکبر معتمد رسالہ صوفی اعظم دکن ماہوار

صد شکر کہ از طفیل خلاق ازل ؛ در حال ولی کتاب نادر شدہ طبع
اے صوفی اکبر ہست سال طبعش ؛ مقبول علی کتاب نادر شدہ طبع
۱۳۵۶ ھ

ایضاً

کیا خوش حیات زندہ شہ قطب مدار ہند ہے ؛ عارف تجھے دارین میں اسکی ملے اچھی جزا
صوفی اکبر مصرع تاریخ فصلی صاف کہہ ؛ اچھا رسالہ چھپ گیا مطبوع خاطر کل ہوا
۱۳۴۶ ف

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا مستخرجہ کمترین عارفؔ انصاری مولف

ایں حیات خوش سوانح زندہ شہ قطب ارض ؛ ذات او در خطہ ہندوستاں چوں مہر و مہ
گفت عارفؔ مصرع تاریخ طبعش اینچنیں ؛ مژدہ ابدل طبع شد اینک کتاب زندہ شہ
۱۳۵۶ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت زندہ شاہ مدار رح کا نام

زندۂ جاوداں ز فیض عمیم
کشتۂ زخم خنجر تسلیم

شیخ بدیع الدین مدار آپکا نام اور ابو محمد آپکی کنیت ہے اور زندہ شاہ مدار لقب عام لوگوں میں مشہور رہے۔ قطب اوس ولی کا لقب ہوتا ہے جسکے قبضۂ اقتدار میں حکم الٰہی سے انتظام ملکی یا شہری عالم معنوی میں مفوض ہو اور صوفیائے کرام کی اصطلاح میں قطب حق تعالیٰ کا منظور نظر ہے اور ہر زمانہ میں موجود ہوتا ہی کیونکہ دنیا کے کام کا مدار اوسی پر ہوتا ہے چونکہ آپ اپنے زمانہ کے قطب مدار تھے اس لئے آپ کا یہ لقب زبان زد عام ہو گیا واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت زندہ شاہ مدار کا پدری نسب و خاندان

جناب مولوی غلام حضرت صاحب اور جناب مولوی غلام امام خاں صاحب نے آپکا اہل قریش سے ہونا بتایا ہے اس لحاظ سے احقر نے اس تذکرہ کے نام تاریخی میں لفظ قرشی لایا ہے اور علامہ قرطبی اور علامہ ابن حجر عسقلانی نے آپ کو قبیلہ دوسی سے لکھا ہے اور شجرہ نسب سے بھی یہی مترشح ہے چنانچہ آپکا پدری نسب چند واسطے سی سیدنا ابو ہریرہ رض تک اسطرح پہنچتا ہے۔ شاہ مدار بن علی بن شاہ طیفور بن شاہ کافور بن قطب بن اسمٰعیل بن محمد بن حسن بن علی بن طیفور بن بہاؤ الدین محمد شاہ بن بدر الدین بن قطب الدین بن عماد الدین ابن عبد الحافظ بن شہاب الدین بن طاہر بن مطہر بن عبدالرحمان بن حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض

آپکے اور آپکے والد کے نام میں اختلاف ہونیکی وجہ سے چوالیس اقوال وارد ہیں بعض تو بطریق تجویز

دو سو سینتالیس قول بتاتے ہیں بخوف طوالت تصریحات ترک کر دئے گئے ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رض کی کنیت بزمانہ جاہلیت ابو الاسود تھی اور مشرف باسلام ہونیکے بعد ایکدفعہ ایک بلی کو اپنی آستین میں اٹھالئے تھے یہ دیکھکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو ابو ہریرہ فرمایا اس لئے آپ کو ابو ہریرہ کہنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ رض جنگ خیبر کے سال میں مشرف باسلام ہوئے اور جنگ خیبر میں موجود تھے اور تمام صحابہ رض میں آپ حدیث کے زیادہ حافظ تھے مسند تقی میں آپکی مرویہ احادیث کی تعداد پانچہزار تین سو درج ہے اور امام بخاری کا بیان ہے کہ تقریباً آٹھ سو اہل علم نے آپ سے روایت کی ہے آپ اصحاب صفہ سے تھے حضرت عائشہ رض اور حضرت ام سلمہ رض امہات المومنین کی آپنے ہی نماز جنازہ پڑہائی ہے آپ رات کے تین حصے کرتے تھے ایک حصہ شب میں خود نماز پڑہتے دوسرے حصہ کے لئے اپنی بیوی کو تیسرے حصہ کے لئے اپنے خادم کو اٹھا دیتے تھے ہر روز آپ بارہ ہزار تسبیح پڑہکر فرماتے تھے کہ میں میرے گناہوں کے موافق تسبیح پڑہتا ہوں۔ جب آپکی وفات قریب ہوئی تو آپنے فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد مجھپر نوحہ نہ کرو اور میرے جنازہ کے ساتھ انگیٹھی نہ لیجلو اور وفات کے قریب رونے لگے حاضرین نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ توشہ کی کمی سے روتا ہوں آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیس سال کے تھے کل اٹھتر سال زندہ رہے ۵۷ھ یا ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں آپکی وفات ہوئی ولید بن عقبہ بن ابی سفیان حاکم مدینہ نے عصر کی نماز پڑہانیکے بعد آپکے جنازہ کی نماز پڑہائی اگرچہ قوم میں حضرت ابن عمر رض اور حضرت ابو سعید خدری جیسے صحابہ موجود تھے۔ جب ولید نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو آپکے انتقال کی اطلاع دی تو انہوں نے لکھا کہ اونکے وارثوں میں جو جو زندہ ہیں اونکو دس ہزار درہم دیدو۔ اسد الغابہ۔ استیعاب۔ اصابہ۔

حضرت زندہ شاہ مدار کا مادری نسب و خاندان

آپکی والدہ کا نام بی بی ہاجرہ ہے بی بی کا سلسلہ نسب یہ ہے ہاجرہ بنت حامد بن محمود بن عبد اللہ بن احمد بن آدم بن محمد بن فخر الدین (خورشید جاہی میں بجائے فخر الدین کے قمر الدین لکھا ہے) بن طیفور بن محمد بن قوام الدین بن شمس الدین بن سراج الدین (خورشید جاہی میں بجائے سراج الدین

کے عبد المجید ہے) بن عبد الرحمان بن بلجنور (خورشید جاہی میں بجائے بلجنور کے عبد اللہ ہے)
بن عبد الرشید (خورشید جاہی میں بجائے عبد الرشید کے عبد الباقی ہے اسکے بعد سلسلہ نہیں
بتایا بلکہ خزینۃ الاصفیا میں اسکے بعد سلسلہ اسطرح ہے) بن عبد الجلیل بن عبد الرحمان بن شمس الدین
بن کبیر الدین بن عبد الحمید بن عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ انتہی تاریخ خورشید جاہی
میں حضرت زندہ شاہ مدار کا فرمان منقول ہے کہ جو کوئی یہ نسب نامہ جانے اور یاد رکھے ہیں
عالم باطن سے ممد و معاون اوسکا ہوگا انتہی۔ چونکہ حضرت سیدنا

عبد الرحمن بن عوفؓ

صحابی ہیں اسلئے احقر آپکے مختصر احوال میرے پیر و مرشد مدظلہم العالی علینا کی مولفہ کتاب
موسوم بہ "عشرۂ مبشرہ" سے اخذ کر کے یہاں درج کر دیتا ہے مبسوط حالات
کتاب مذکور میں ملاحظہ فرمالئے جاسکتے ہیں۔

آپ کا نام ایام جاہلیت میں عبد الحارث یا عبد عمرو تہا اسلام قبول کرنیکے بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکہا۔ ابو محمد کنیت تھی باپ کی طرف سے سلسلہ نسب میں سرکار عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے پانچویں پشت پر ملتے ہیں (فقیر عرض رسا ہے کہ شاید اس لحاظ سے جناب مولوی غلام
سرور صاحب اور جناب مولوی غلام امام خانصاحب نے اپنی اپنی کتابوں میں حضرت زندہ
شاہ مدار کو قریشی لکھے ہونگے واللہ اعلم) آپکے والد کا نام عوف بن عبد بن عوف بن عبد الحارث
بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ تہا جو
جاہلیت کے زمانہ میں خزیمہ کی اولاد کے ہاتہوں غمیصاء میں قتل کئے گئے۔

آپکی والدہ کا نام شفا تہا جو کلاب بن مرہ کے بیٹے زہرہ کے خاندان سے تہیں آپ مکہ معظمہ
میں واقعہ فیل سے دس سال بعد پیدا ہوے آپ نہایت دولتمند اور مخیر تھے ایک روز
بیس غلام آزاد کردئے تھے آپ کا ترکہ سولہ حصوں پر تقسیم ہوا ایک ایک لڑکی کے حصہ میں
اسی ہزار درہم آئے تھے آپکی چار بیبیاں تہیں آپکے کئی لڑکے اور لڑکیاں تہیں۔

محمد۔ ابراہیم۔ حمید۔ زید یہ چار فرزند ام کلثوم بی بی سے تھے اور باقی ابو سلمہ مصعب سہیل مسور عثمان عمرو اور لڑکیاں دوسرے عورتوں سے تہیں ہر ایک فرزند کے مفصل حالات معلوم کرنا مطلوب ہو تو "عشرہ مبشرہ" میں ملاحظ فرمالیں آپ ان دسوں میں ہیں جن کو جنت کی بشارت دیگئی ہے مجلس شوریٰ کے چھ ممبروں سے آپ بھی ایک ممبر تھے۔ آپ نے حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں عمر سے پچھتر برس گذرنے کے بعد ۳۲ھ میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت زندہ شاہ مدار کی پیدائش

مخبر الواصلین میں ہے کہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ ۲۱۶ھ سات سو سولہ موضع جبار مضافات حلب شہر شام میں پیدا ہوئے اور مادہ تاریخ ولادت اسطرح ہے۔

آنکہ قطب مدار عالم بود ☆ شاہ ذیجاہ مثل او کم بود
شدہ سال طلوع آن بیقین ☆ شمس دنیا و دیں بدیع الدیں

جناب مولوی غلام سرور صاحب مولف خزینۃ الاصفیا، نے مادہ تاریخ ولادت اسطرح منظوم فرمایا ہے

شیخ عالم رہنمائے دوجہاں ☆ آں بدیع الدین ولی کامگار
ہست تولیدش مفاتیح العلوم ☆ ہم امام خلدگوئے باوقار

حضرت زندہ شاہ مدار کی ریاضت و کرامت

مدتوں آپ مقام صمدیت میں رہا کرتے تھے جو سالکوں کا مرتبہ ہے حتیٰ کہ بارہ سال تک آپنے کہانا کہایا اور نہ لباس بدلا یعنے بارہ سال تک ایک ہی لباس پہنے ہوئے رہے اس درازمدت میں آپ نے کوئی دوسرا پیراہن استعمال نہیں فرمایا۔ طرفہ برآں برابر بارہ برس تک وہ کپڑے میلے ہوئے اور نہ پرانے ہوئے بلکہ سفید اور پاکیزہ ہی رہے نیز اس عرصہ میں آپکو تجدید غسل کی احتیاج نہیں ہوئی۔

جب حضرت زندہ شاہ مدار ہندوستان میں تشریف لائے تو پہلے اجمیر شریف میں حضرت خواجہ بزرگ خواجہ سید معین الدین حسینی چشتیؒ کی بارگاہ میں آئے اور کوکلا کے پہاڑ پر چالیس روز کا ایک چلہ کئے وہاں سے برکات و اجازت حاصل فرماکر سفر کرتے ہوئے کالپی کی جانب تشریف لے گئے ۔

مراۃ الاسرار اور اخبار الاخیار میں منقول ہے کہ جب حضرت زندہ شاہ مدارؒ مقام پر موزسی جو شہر یزدی توابع شیراز کے قریب ہے کالپی میں تشریف لائے تو آپکا طریقہ جذب خلائق کا ہونیکے باعث بہت سارے عوام آپ کے معتقد ہوگئے اور آپکو بہت بڑی شہرت اور ترقی حاصل ہوگئی اون دنوں قادر شاہ ولد سلطان محمود جو سلطان فیروز شاہ کی اولاد سے تھا اپنے باپ کے انتقال کے بعد پادشاہ ہوا تھا یا بتادر شاہ نبیرگان سلطان فیروز شاہ دہلی حاکم کالپی اور مرید شیخ سراج الدین تھا حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی شہرت سنکر آپکی ملاقات کے لئے آپکی اقامت گاہ پر آیا حضرت کے خادموں نے کہا کہ حضرت کی ملاقات کا یہ وقت نہیں ہے ایسے وقت حضرت کو اطلاع دینے کا بھی حکم نہیں ہے اسوقت حضرت کسی درویش صاحب کے ساتھ تخلیہ میں ہیں چونکہ آپ کے بعض حرکات بحسب ظاہر خلاف شرع شریف کے تھے ارباب غرض نے قابو پاکر عرض کی کہ زندہ شاہ مدار اسوقت ایک جوگی کی ملاقات میں ہیں قادر شاہ پادشاہ حضرت کے خادموں سے یہ کہکر اپنے مقام پر چلا گیا کہ " حضرت سے کہدو ہمارے شہر میں نہ رہیں " جب پادشاہ کا یہ معروضہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپ نے اپنی اقامت گاہ سے برآمد ہوکر پادشاہ کے حق میں بددعا کی ۔ اور اپنے خادم سے فرمایا کہ تین دن تک انتظار کر کے مجکو اوسکی خبر دینا اسکے بعد قادر شاہ پادشاہ کے اعضا پر آبلے اور چھالے پیدا ہونے لگے اور اُن آبلوں کی حرارت سے پادشاہ بے طاقت اور کمزور ہو کر حضرت شیخ سراج سوختہ کی خدمت میں حاضر ہوا شیخ نے اپنا پیراہن اتار کر پادشاہ کو پہنا دیا بجرد پہننے اصلی حالت پر ہوگیا اور آبلہ اور حرارت کا اثر بالکل دفع ہوگیا جب حضرت زندہ شاہ مدارؒ

کے مریدنے یہ حالت دیکھی کہ قادر شاہ پادشاہ شیخ سراج سوختہ کی پناہ میں آگیا ہے تو بایوس ہوکر حضرت کو اسکی خبر دی ساتھ ہی حضرت زندہ شاہ مدارؒ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ شیخ سراج الدین کیوں نہ جل گیا فوراً شیخ کے جسم پر آبلے نکل آئے اوسکی حرارت و حرقت سے چند روز میں شیخ جان بحق تسلیم ہوئے اسی سبب سے شیخ کو سوختہ کہتے ہیں پھر حضرت شاہ مدارؒ وہاں سے جونپور میں تشریف لے گئے بعد ازاں مکن پور میں تشریف لائے جو قنوج کے نواحی میں ایک موضع ہے۔ قنوج بالکسر و تشدید نون ہند میں ایک مشہور شہر ہے جس کو سلطان محمود غازی نے فتح کیا ہے۔

جناب مولوی غلام امام خاں صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ مدت تک کالپی میں رہے اوس عصر میں قادر شاہ نام پادشاہ تھا اوس سے ناخوشی ہوئی اوسکی وجہ سے شاہ سراج الدین نام سلطان کے مرشد سے خصومت درمیان آئی گو آپ کشف و کرامات میں سب طرح سے غالب آئے مگر تب سے سلسلہ پیری مریدی کا ترک کیا بعد انکے لوگ دوسری جا سے کسب کمالات کر کے خانوادہ کو اوسکے نام سے رواج دیا پھر قنوج آئے وہاں سے بحسب اشارہ باطنی خواجہ معین الدینؒ کے مکن پور میں اقامت ہی قبول کی آپ چند سال عالم حاضر میں رہا کرتے تھے اور چند سال غائب میں۔ انتہی خورشید جاہی

حضرت زندہ شاہ مدار کے فضائل و مناقب

آپ ہندوستان کے بڑے اولیا اور زبردست مشائخ اور مشہور بزرگوں سے ہیں آپ کے حالات عجیب اور اطوار غریب اور مقامات بلند اور کرامات ارجمند ہیں اور آپکی بزرگی و عظمت اور تقدس و حرمت تحریر و تقریر سے زیادہ ہے اور آپکے خداداد جمال باکمال اور الٰہی حسن جمال کا یہ عالم تھا کہ جو کوئی آپکے رخ مبارک چہرۂ اقدس کو دیکھتا فوراً بے اختیار آپ کو سجدہ کرتا تھا اسی وجہ سے آپ اکثر اوقات بلکہ ہمیشہ اپنے چہرۂ منور کو برقعہ

سے پوشیدہ رکھا کرتے تھے۔

حضرت زندہ شاہ مدار کا سلسلۂ ارادت

آپ کا سلسلہ ارادت آپکے اور آپکے پیران کبار کی کبر سنی کے بسبب پانچ یا چھ واسطہ سے حضرت شاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے حضرت شاہ مدار مرید شیخ عبداللہ مکی کے وہ مرید شیخ المحارب مقدسی کے وہ مرید شیخ طیفور شامی کے وہ مرید اور مصاحب حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے تھے۔ خورشید جاہی۔

محمد دارا شکوہ حنفی قادری سفینۃ الاولیاء میں لکھتے ہیں کہ حضرت زندہ شاہ مدارؒ شیخ محمد طیفور شامی کے مرید تھے انتہی۔

جناب مولوی غلام سرور صاحب خزینۃ الاصفیا میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام نے شیخ طیفور شامی سے فرمایا تھا کہ تم پہاڑ کے درے میں پوشیدہ رہو جب حضرت محمد رسول اللہ پیغمبر آخر زماں صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں تو تم اون سے بیعت کرو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو حضرت شیخ طیفور شامی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کمالات باطنی حاصل فرمایا اور بعضے مداری کا بیان ہے کہ حضرت زندہ شاہ مدار کو بیواسطہ کسی کے خود حضرت رب العزت سے استفاضہ تھا اور بعض اور کچھ کہتے ہیں لیکن یہ بالکل بے اصل اور دائرہ شریعت وطریقت سے خارج ہے واللہ اعلم بالصواب۔

اسکے سوا حضرت زندہ شاہ مدارؒ کو سلسلہ ارادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریقہ اویسیہ بھی حاصل تھا۔

سلسلہ اویسیہ کی توضیح

چنانچہ سیّد اشرف جہانگیر کے مکتوبات میں شیخ سعد اللہ کیسہ وار کنتوری سے منقول ہے کہ مشائخ عظام میں ایک خانوادہ اویسیہ بھی ہے کہ اکثر بزرگان دین اس خانوادہ میں

ہیں اور اس سلسلہ کے سردار حضرت خواجہ اویس قرنیؒ ہیں کہ بطریق باطنی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت پائے ہیں جس ولی کو باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا دوسرے اولیا کی روحانیت سے تربیت حاصل ہوئی ہے اور بظاہر کسی پیر سے ارادت حاصل نہیں ہوئی ہے تو اون کو اویسی کہتے ہیں۔

اسی طرح حضرت زندہ شاہ مدارؒ بھی پیر اویسی ہیں کہ باطن میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے تربیت حاصل فرمائی ہے۔ علی ہذا شیخ ابو القاسم گرگانیؒ اور شیخ ابو الحسن خرقانیؒ اور شیخ نظام الدین گنجوریؒ بھی اویسی تھے۔ اور فیض باطنی روح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل فرمائے تھے۔

اور حضرت خواجہ حافظ شیرازیؒ بھی جو مقتدائے مجذوبان زمانہ تھے اس دولت سے مشرف اور خطاب لسان الغیب سے مخاطب وسرفراز تھے۔ اور خواجہ محمد رشید رحمۃ اللہ علیہ اپنے سلسلہ مداریہ میں فرماتے ہیں کہ بندہ امیدوار رحمت کردگار محمد رشید مصطفےٰ جمانی کہتا ہے کہ میں نے اِس سلسلہ میں اپنے بھائی محمد تقی سے اجازت حاصل کی ہے اور وہ سید شمس الدین محمد حسینی بخاری سے اور وہ حاجی الحرمین شریفین ابو یزید سے اور وہ شاہ فخر الدین زندہ دل سے اور وہ سید حسن حسینی سے اور وہ قطب الارشاد بدیع الدین مدار سے اور وہ حضرت شاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل فرمائے ہیں۔

حضرت زندہ شاہ مدار کی وفات

آپ کی وفات باتفاق اہل اخبار ۸۴۴ھ آٹھ سو چالیس ہجری میں ہوئی ہے اور مولف صاحب معارج الولایت کے قول پر آپکی عمر دو سو پچاس سال کی تھی اور تاریخ خورشید جاہی میں دو سو باوٗن درج ہے اور مولف صاحب مخبر الواصلین آپکے وفات کی تاریخ ۱۸ جمادی الاولیٰ سنہ ۸۴۰ھ روز جمعہ اور عمر ایکسو چوبیس سال تحریر فرماتے ہیں

مادہ تاریخ یہہ ہے ؎

بشب جمعہ شاہ نقل نمود ؎ ہژدہم از جمادی اولی بود

سال ترحیل آں عیاں نہفت ؎ عقل قطب المدار جنت گفت

اور مولف صاحب خزینۃ الاصفیا نے اس طرح فرمایا ہے ؎

رحلتش سلطان مخدوم است او نیز ؎ مہربان و والی حق قطب المدار

نیز سال رحلتش گرد عیاں ؎ پارسا سلطان بدیع الدین مدار

بدر خلد آمد دگر تاریخ او ؎ ہم سخی حق بین بدل کردم شمار

محمد دارا شکوہ حنفی قادری سفینۃ الاولیا میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی وفات بتاریخ ۱۷ سترہ ماہ جمادی الاولی ہوی اسی تاریخ آپ کا عرس ہوتا ہے تقریباً پانچ چھے لاکھ آدمی مرد عورت چھوٹے بڑے ہندوستان کے اطراف و اکناف سے آپکے روضہ مبارک واقع مکن پور موضع نواحی قنوج پر بغرض زیارت بہت سارے تعداد میں سیاہ نشان لیکر جمع ہوتے ہیں اسکے سوا ہمیشہ نذر و نیاز لاتے ہیں۔ اور ہندوستان کے وضیع و شریف کے چار حصوں میں سے دو حصے حضرت پیر دستگیر غوث الثقلین شاہ محی الدین عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اور ایک حصہ حضرت شاہ مدار کے اور آدھا حصہ حضرت معین الدین چشتی کے اور آدھا حصہ مخدوم بہاؤ الدین زکریا ملتانی وغیرہ قدس اللہ اسرارہم کے مرید ہیں۔

(چار پیر چودہ خانوادے)

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے خلفاء حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے سوا اور چار خلیفے تھے ایک حضرت اویس قرنی دوسرے حضرت قاضی ابو القاسم شریح بن ہانی تیسرے حضرت شیخ کمیل بن زیاد چوتھے حضرت شیخ حسن بصری علیہم الرحمۃ والرضوان۔

حضرت حسن بصریؒ سے چودہ خانوادہ نسبت رکھتے ہیں کیونکہ آپ کے دو خلیفے مشہور
ایک شیخ حبیب عجمیؒ دوسرے شیخ عبدالواحدؒ۔

حضرت حبیب عجمیؒ تک نو خانوادوں کا واسطہ پہنچتا ہے۔ اور حضرت عبدالواحدؒ تک
پانچ خانوادوں کا سلسلہ منتہی ہوتا ہے اسطرح چار پیر چودہ خانوادے ہندوستان
میں مشہور ہیں۔

(خانوادہ مداریہ طبقاتیہ)

ان چودہ خانوادوں کے سوا اور بھی خانوادہ ہیں منجملہ اونکے ایک خانوادہ طبقاتیہ ہے کہ
حضرت شاہ بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ سے نکلا ہے اگرچہ آپ نے اپنے خلفا کو مرید کرنے
اور اجازت دینے سے منع کیا تھا بلکہ اپنا فیض اون سے سلب کرلیا لیکن آپ کے خلفائ
دوسرے مقامات سے فیض اندوز ہوکر پیری مریدی کا سلسلہ جاری رکھے ہیں اور طبقاتیہ
کے چار گروہ ہیں۔ عاشقان۔ طالبان۔ خادمان۔ دیوانگاں۔ اس خانوادہ میں
بھی اکثر صاحب کشف و کرامات بزرگ گذرے ہیں چنانچہ حضرت فخرالدین مداریؒ
کے جیسے مرتاض درویش اور صاحب ذوق و حال سلسلہ مداریہ میں ہوئے ہیں آگرہ
آپکا وطن و مدفن ہے حضرت شیخ اسمٰعیل مداریؒ باشندہ بلدہ دہلی آپ ہی کے مرید تھے
وَاللہ اعلم بالصواب واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین فقط

کمترین
ابو محمد عبدالقادر عفی عنہ انصاری صوفیانی
منیجر رسالہ صوفی اعظم دکن ماہوار
تصوف منزل عقب ہائیکورٹ